DAR-UL-IFTA
Sharia In Business, Alflah Town, Sadiqabad
Disst. Rahim yar Khan,Pakistan

دارالافتاء
للامور الشرعية والمالية

استفتاء

حضرت مفتی صاحب ایک مسئلہ کے بارے میں شرعی رہنمائی درکار ہے، جس کی تفصیل یہ ہے کہ میں ایک مدرسہ میں مدرّس کی حیثیت سے دینی خدمات سرانجام دے رہا ہوں، آخری سہ ماہی میں بعض اساتذہ کی کتابوں کے پورا نہ ہونے کی وجہ سے مہتمم صاحب دوسرے اساتذہ کو اضافی وقت دینے پر مجبور کرتے ہیں تاکہ اس استاد کی کتاب پوری ہو جائے اور اس کا الگ سے معاوضہ بھی نہیں دیا جاتا، کیا شرعاً بلا معاوضہ کسی مدرّس کو اضافی وقت دینے پر مجبور کیا جا سکتا ہے؟

مستفتی: محمد سفیان
03016174994

دارالافتاء
فتویٰ نمبر 73/2
مورخہ ۳۹/۵/۷
للامور الشرعية والمالية صادق آباد ضلع رحیم یار خان پاکستان

الجواب باسم ملهم الصواب

سوال کے جواب سے پہلے بطورِ تمہید یہ بات سمجھ لیں کہ مدرّسین کا مدرسہ کے ساتھ جو معاملہ ہوتا ہے اس کی شرعی حیثیت اجارہ کی ہے اور اجارہ کا معاملہ درست ہونے کے لیے ضروری ہے کہ اجارہ کی بنیاد وقت یا کام دونوں میں سے کسی ایک پر رکھی جائے، چنانچہ اگر اجارہ کی بنیاد وقت پر رکھی جائے تو اس صورت میں وقت پورا ہو جانے کے بعد ملازم کو بلا معاوضہ مزید کام کرنے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا، البتہ اگر اضافی وقت لینا ہو اور ملازم زائد وقت دینے پر رضامند بھی ہو تو اس کی الگ سے باہمی رضامندی کے ساتھ جو اجرت طے ہو وہ دینا ضروری ہے۔ اور اگر اجارہ کی بنیاد عمل پر رکھی گئی ہو تو اس صورت میں ملازم کام پورا کرنے کا پابند ہو گا، وقت پورا کرنا ملازم پر لازم نہیں ہو گا۔

اس تمہید کے بعد آپ کے سوال کا جواب یہ ہے کہ اپنا کام پورا کرنے والے اساتذہ کو زائد وقت دینے پر مجبور کرنے کے بارے میں تفصیل یہ ہے کہ اگر ان کے اجارہ کی بنیاد وقت پر رکھی گئی ہو جیسا کہ عام طور پر تعلیمی اداروں کے مدرّسین کے اجارہ کی بنیاد وقت پر ہی ہوتی ہے تو وقت پورا ہو جانے کے بعد انہیں مزید وقت دینے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا، بلکہ ایسی صورت میں ان سے زائد وقت لینا ہو تو باہمی رضامندی سے معاملہ طے کرنا اور طے شدہ معاملہ کی پاسداری کرنا ضروری ہے۔

الدر المختار (58/6)

(أو) استأجر (خبازا ليخبز له كذا) كقفيز دقيق (اليوم بدرهم) فسدت عند الإمام لجمعه بين العمل والوقت ولا ترجيح لأحدهما فيفضي للمنازعة، حتى لو قال في اليوم أو على أن تفرغ منه اليوم جازت إجماعا.

الشامية (59/6)

(قوله فيفضي للمنازعة) فيقول المؤجر المعقود عليه: العمل والوقت ذكر للتعجيل ويقول المستأجر: بل هو الوقت والعمل للبيان. وقال الصاحبان: هي صحيحة، ويقع العقد على العمل، وذكر الوقت للتعجيل تصحيحا للعقد عند تعذر الجمع بينهما فترتفع الجهالة.

وظاهر كلام الزيلعي ترجيح قولهما وهذا إذا أخر الأجرة، أما إذا وسطها فالمعقود عليه المتقدم لتمام العقد

Scanned by CamScanner

بذكر الأجر ثم المتأخر إن كان وقتا فللتعجيل، وإن كان عملا فلبيان العمل في ذلك الوقت فلا يفسد كما نقله ابن الكمال عن الخانية ومثله في القهستاني عن الكرماني. وزاد عن المنية وإذا قدمها فسد أيضا.

ثم اعلم أن هذا الخلاف أيضا فيما إذا كان العمل مبين المقدار معلوما حتى يصلح لكونه معقودا عليه فيزاحم الوقت **فيفسد** ولذا قال ليخبز له كذا **قفيز دقيق، فلو لم يبين صح**؛ لأنه لجهالته كأنه لم يذكر إلا الوقت، كما **إذا استأجر** رجلا يوما ليبني له بالآجر **والجص جاز بلا خلاف**، فلو بين العمل على وجه **يجوز** إيراد العقد عليه بأن بين قدر البناء لا يجوز عند الإمام كما ذكره في الأصل، وحينئذ فلا يشكل ما سيأتي في بحث الأجير الخاص لو استأجره شهر الرعي الغنم بكذا صح مع أن فيه الجمع بين المدة والعمل؛ لأنه لم يبين قدر الغنم المرعي كما نبه عليه العلامة الطوري فاحفظه.

دستخط: مفتی **محمد ابراہیم** صاحب دامت برکاتہم

الجواب صحیح
محمد ابراہیم
۷/۵/۳۹ھ

مفتی

واللہ اعلم بالصواب

عمار یاسر شاہ عفا اللہ عنہ

کتبہ: عمار یاسر شاہ عفی عنہ

دار الافتاء صادق آباد

07/ جمادی الاولی 1439ھ بمطابق 25/جنوری 2018ء

دستخط: مفتی **حماد اللہ نور** صاحب مدظلہم

الجواب صحیح
ابو الحسن حماد اللہ
۷/۵/۲۹ھ

نائب مفتی

دستخط: مفتی **احسن عزیز صاحب** مدظلہم

دار الافتاء
فتوی نمبر 73/7
مورخہ ۷/۵/۳۹ھ

دستخط: مفتی **طارق بشیر** صاحب مدظلہم

الجواب صحیح
ابو حنظلہ عفی عنہ
۷/۵/۱۴۳۹ھ

نائب مفتی

Scanned by CamScanner